غزل

کیسے ممکن ہے حقائق بھی سرابوں میں ملیں
رحمتِ حق کے نشاں کیسے عذابوں میں ملیں

سازِ وجداں سے سنو نغمۂ عرفان و یقیں
یہ وہ نغمہ نہیں جو تم کو ربابوں میں ملیں

تو خدا ہے، نہ میں معصوم رسولوں جیسا
پھر بتا کیسے یہ جلوے نہ حجابوں میں ملیں

دے کے غم ایسے ہوئے حشر تلک ہم سے جدا
اب ملے بھی تو شاید کبھی خوابوں میں ملیں

وہ ہیں خود ایک چمن اور ادائیں خوشبو!
ایسی خوشبوئیں بھلا کیسے گلابوں میں ملیں

ان کا ارشاد ہے میں ٹوٹے دلوں میں ہوں مکیں
ہے مثل گنجِ گراں مایہ خرابوں میں ملیں

ضبط و فریاد کے مابین ہے صبر و غیرت
دل جلوں کے یہی آثار عتابوں میں ملیں

زندگی لاکھ مسلسل ہو، نہیں اسکو بقا
اسکی تمثیل و علامات ربابوں میں ملیں

راہِ لاہوت کے دیکھے وہ مسافر ہم نے
منزلِ حق کے نشاں جن کے رکابوں میں ملیں

صف نشیں ایسے، فرشتے بھی کریں جنکو سلام
ایسے انسان کہاں عالی جنابوں میں ملیں

نشۂ عشقِ محمد میں خدا ملتا ہے
یہ وہ نشے نہیں جو تم کو شرابوں میں ملیں

جسکو ایمان کی طلب ہے تو فقیروں سے ملو
یہ وہ نکتے نہیں جو تم کو کتابوں میں ملیں

غمِ دنیا میں غمِ دین بھی شامل کر لو
تاکہ دیدار و رضا تمکو ثوابوں میں ملیں

مجلسِ احرار کی تحریک آزادی کشمیر ۱۹۳۰ء کی نہایت دلچسپ روداد

احرار اور تحریک کشمیر

ماسٹر تاج الدین انصاری

بخاری اکیڈمی مہربان کالونی ملتان۔

قیمت =/10 روپے